كلمة المدير

کچھ علاج اس کا بھی

پاکستان کے موجودہ حالات سے ہر ذی شعور دانشمند اور محبّ وطن پریشان اور متفکر ہے۔ اور اس اضطراب اور بے چینی میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ وہ لوگ جو برسر اقتدار ہیں اور جن کی اولین ذمہ داری وطن کا دفاع، تحفظ اور ملکی سلامتی کو یقینی بنانا ہے۔ وہی اس بے یقینی اور بداعتمادی کی فضا پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ ان کے روزمرہ اخباری بیانات اس قدر مایوس کن اور خوف و ہراس پیدا کرتے ہیں کہ عام لوگ بھی حوصلہ ہار چکے ہیں اور پاکستان کے مستقبل کے بارے میں بے حد پریشان ہیں۔

غیر ضروری مسائل کو اہم ترین مسئلہ بنانے میں بلاشبہ میڈیا کا کردار افسوس ناک ہے۔ اور اس کے ذمہ دار بھی وہی لوگ ہیں جن کے فرائض میں یہ بات شامل تھی۔ کہ وہ پہلے سے ذرائع ابلاغ کو حقیقت حال سے آگاہ کرتے اور ایشو اور نان ایشو میں تمیز کرتے۔ تاکہ ان کے ذریعے حقیقی صورت حال عوام کے سامنے آتی۔ لیکن ذمہ داران کی کوتاہی سے وہ باتیں جو چار دیواری میں بھی نہیں کرنا چاہئے تھیں سرعام اچھالی گئیں۔ اور اس سے پاکستان کا وقار مجروح ہوا۔ بلکہ ایک نہایت ہی ہیبتناک تصور دنیا کے سامنے آئی۔ اور اس کی آڑ میں بہت سے شکوک وشبہات نے جنم لیا اور تفتیش کے کئی دروازے کھل گئے اس پر مستزاد یہ کہ جرائم کی ایک فہرست مرتب کی گئی اور کلیدی عہدے پر فائز ایک اعلیٰ ترین شخصیت اس کا اظہار بار بار کرتے ہیں اور اس کے خطرناک نتائج سے پوری قوم کو خوفزدہ کر رہے ہیں پاکستان پر تجارتی اور اقتصادی پابندیاں وطن پر حملہ ایٹمی صلاحیت کے خاتمہ جیسی مایوس کن باتیں کرتے ہیں جو کہ انہیں ہرگز زیب نہیں دیتیں۔ غالباً یہ ساری گفتگو اپنی ضرورت اور اہمیت جتانے کیلئے کی جاتی ہیں تاکہ ان کے وجود کو وطن عزیز کیلئے غنیمت سمجھا جائے۔

اسمیں شک نہیں کہ بعض مسائل غیر محتاط رویوں کی وجہ سے پیدا ہوئے لیکن اس کا ذمہ دار کون ہے؟ اس کا فیصلہ غیر جانبدارانہ ذرائع سے ہی ہو سکتا ہے اس کے لئے ابھی انتظار کرنا پڑے گا۔ لیکن بعض کردار نہایت واضح ہیں۔ مگر افسوس کہ حکومت یہ جانتے ہوئے بھی اس کا تدارک نہیں کرتی۔ مثلاً وطن عزیز میں مذہبی منافرت اور مسلکی انتہاپسندی۔ اس میں ملوث کردار جب کھل کر سامنے آجائیں تو انہیں قانون کی گرفت میں لینا حکومت کی اولین ذمہ داری ہے لیکن ایسا نہیں ہوتا اور نہ جانے کون سا امر مانع ہے کہ ذمہ داران ایسے وقت میں نظریں چرا لیتے ہیں۔ اور انتہاپسندوں کو من مانی کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ اور جب ردعمل سامنے اتا ہے تو حرکت میں آتے ہیں لیکن اس وقت بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔ حال ہی میں بٹگرام میں جماعت اہلحدیث کی ایک زیر تعمیر جامع مسجد کو بعض شرپسندوں نے نہ صرف مسمار کیا بلکہ اسے نذر آتش بھی کیا۔

جس سے قرآن پاک کے نسخے جل گئے ان انتہاپسندوں میں مجلس عمل کے مقامی ممبران اسمبلی بھی شامل تھے۔ یہ وقوعہ دن کی روشنی میں سرعام ہوا، اور سرحد حکومت کے علاوہ وزارت داخلہ کے تمام ذمہ داران کو اس کا بخوبی علم ہے لیکن اس کا کیا ازالہ کیا گیا؟ اور کون سے ایسے اقدامات کئے گئے جس سے دوبارہ ایسا واقعہ رونما نہ ہو۔ اور اس میں ملوث سرپسندوں اور بدبختوں کو کیوں گرفتار نہ کیا گیا اور قانون کے مطابق انہیں سزا کیوں نہ دی گئی۔ اگر حکومت ملک سے انتہا پسندی کا واقعی خاتمہ چاہتی ہے تو انہیں اس واقعہ پر سختی سے نوٹس لینا چاہئے تھا۔

ہم یہاں سرحد حکومت کو بھی انکا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں جو ایک طرف اسلامی روایات کی علم بردار بنتی ہے اور اس میں شامل جماعتوں کے کارکنان غیر اسلامی کاموں پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہیں۔ جس میں ویڈیو کی دوکانیں، کیبل نیٹ ورک اور سائن بورڈز کی توڑ پھوڑ خاص طور پر شامل ہے۔ ان کی حمایت میں ان کے سربراہ بھی پیش پیش ہیں۔ اسی لئے بٹگرام میں ان کے کارکنوں اور ممبران اسمبلی کے غیر شرعی، غیر اسلامی، غیر قانونی اور غیر اخلاقی اقدامات کی مذمت نہیں کی گئی اور نہ ہی ان کا محاسبہ کیا گیا۔ ان کی خاموشی درپردہ اس قبیح عمل کی حمایت ہے۔ ان حضرات سے کیا توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ اگر یہ لوگ مرکز میں برسر اقتدار آ جائیں تو پھر پورے ملک میں اپنے غیر پسندیدہ مسلک کی مساجد

اور مدارس پر زبردستی قبضہ کریں گے۔ یا انہیں مسمار کر دیں گے اس لئے وہ لوگ جو ان پر انتہا پسندی کا الزام لگاتے ہیں حق بجانب ہیں۔ اور ان کے رویوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے اس عمل پر مطمئن ہیں۔

ہم اس واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور انہیں ملوث تمام حضرات کو مجرم سمجھتے ہیں جنہوں نے نہ صرف مسجد کے تقدس کو پامال کیا بلکہ قرآن حکیم کو جلانے میں مجرمانہ کردار ادا کیا۔ ایسے لوگوں کے خلاف قانون کو حرکت میں آنا چاہئے لہٰذا ہماری مرکزی حکومت سے یہ اپیل ہے کہ وہ خود اس کا نوٹس لے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دے۔ تاکہ انتہا پسندی کی حوصلہ شکنی ہو اور آئندہ کوئی شخص ایسا قدم نہ اٹھائے۔

ممتاز خطیب، حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری انتقال فرما گئے۔

تمام جماعتی حلقوں میں یہ خبر بہت دکھ اور افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ پاکستان کے نامور خطیب ممتاز عالم دین مولانا حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری طویل علالت کے بعد رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ مثالی مبلغ و داعی بے باک خطیب اور لاجواب مناظر تھے۔ تحصیل علم کے بعد خطابت کا میدان منتخب کیا۔ اور پوری زندگی اس جدوجہد میں گزار دی۔ پاکستان کا کوئی شہر قصبہ یا بستی ایسی نہ تھی جہاں دعوت و تبلیغ کیلئے تشریف نہ لے گئے ہوں۔ آپ کی تقریر بہت مدلل اور موثر ہوتی تھی۔ اور موضوع کا حق ادا کرتے تھے۔ تقریر کی مکمل تیاری کرتے اور مختلف تفاسیر اور کتب احادیث آپ کے زیر مطالعہ رہتی تھیں۔ آپ بے حد مہمان نواز اور ملنسار تھے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ساتھ وابستہ رہے اور تادم مرگ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سینئر نائب امیر رہے۔

آپ کی رحلت سے ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے خاص کر اسلامی دعوت اور کتاب وسنت کے فروغ میں آپ کے کردار کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اس میدان میں آپ پر بے شمار آزمائشیں آئیں لیکن آپ ثابت قدم رہے۔ اور کلمہ حق بلند کرتے رہے۔ آپ کی کوششوں سے لاتعداد لوگ صحیح اسلامی فکر سے وابستہ ہوئے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے، بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور ان کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت بخشے۔ تمام متعلقین اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

آپ کی نماز جنازہ میں ہر مکتب فکر سے تعلق رکھنے والوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ خاص علماء و مشائخ طلبہ اور اہل علم شریک ہوئے۔ نماز جنازہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے امیر علامہ پروفیسر ساجد میر نے پڑھائی۔

جامعہ سلفیہ کے اساتذہ، طلبہ اور انتظامیہ نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ ہم مولانا کے صاحبزادے جناب عبدالقیوم، مولانا عبدالباسط اور حافظ عبدالرحمٰن سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور مرحوم کیلئے بلندی درجات کیلئے دعا گو ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا صادق خلیل کا سانحہ ارتحال

تمام علمی حلقوں میں یہ خبر نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ ممتاز عالم دین شیخ الحدیث مولانا صادق خلیل مختصر علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا شمار مستند اساتذہ میں ہوتا تھا۔ آپ نے تمام بڑے جامعات میں تدریسی فرائض سرانجام دیئے ہیں جن میں جامعہ سلفیہ بطور خاص شامل ہے۔ جن علماء کرام نے آپ سے فیض حاصل کیا ہے وہ آپ کی علمی پختگی اور اسلوب تدریس سے بے حد تیار ہیں۔ آپ، ادب، تفسیر، حدیث اور فنون کی کتابیں پورے وثوق کے ساتھ پڑھاتے تھے۔ اور منفرد انداز بیان ہوتا تھا۔

تدریس کے ساتھ ساتھ آپ تصنیف و تالیف کی طرف بھی مائل رہے اور بعض اہم کتابوں کا ترجمہ کیا۔ جن میں عقیدہ طحاویہ اور مشکوۃ شریف خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ نے اصدق البیان کے نام سے قرآن حکیم کی تفسیر بھی لکھی ہے۔ آپ کی زندگی میں چار جلدیں شائع ہوگئیں ہیں جبکہ آخری جلد زیر طبع ہے۔

بلاشبہ آپ نے اپنی زندگی اسلام کی اشاعت میں وقف کر رکھی تھی اور آخر وقت تک دینی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ آپ کا ایک مثالی کتب خانہ ہے جسے اپنی زندگی میں وقف کر گئے تھے امید ہے اس سے اہل علم استفادہ کرتے رہیں گے۔

آپ کی رحلت سے آپ کی علمی سرپرستی سے محروم ہوئے ہیں دعا کہ الہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے بشری لغزشوں کو معاف فرمائے، تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

آپ کا جنازہ جامعہ سلفیہ میں ادا کیا گیا، امامت کے فرائض مولانا حافظ مسعود عالم نے سرانجام دیئے اور قریبی قبرستان میں سپرد خاک ہوئے۔ آپ کی رحلت پر ادارہ جامعہ، اساتذہ، اور طلبہ لواحقین کے ساتھ اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ اور بلندی درجات کیلئے دعا گو ہیں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم وعافھم واعف عنھم